6 مارچ 1961

از عدالت الاعظمیٰ

گربچن سنگھ و دیگران

بنام

پورن سنگھ و دیگران

(جے۔ایل۔کپور، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

ہندو قانون ۔آبائی جائیداد۔ انضمام کی کارروائی میں آبائی زمینوں کے بدلے حاصل کی گئی زمین۔ آبائی زمین کی نمائندگی کرنے والا علاقہ، اگر آبائی ہو۔

ایک ''ایم'' نے تنازعہ میں جائیداد کی وصیت پر عمل درآمد کیا۔ یہ اعلان کرنے کے لئے ایک مقدمہ دائر کیا گیا تھا کہ وصیت غیر موثر ہے اور ''ایم'' کے پاس متنازعہ زمین کو وصیت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ مدعا علیہان کا آبائی ہے۔

فیصلہ کرنے کا سوال یہ تھا کہ کیا زمین کا وہ حصہ جو ان کے پاس موجود زمین میں ان کے حصے کے بدلے انضمام کی کارروائی میں ''ایم'' کے حصے میں آیا تھا وہ آبائی تھا یا نہیں۔

اگر زمین کو ضم کر دیا گیا ہو اور آبائی زمینوں اور غیر آبائی زمینوں کے بدلے ایک مالک کو ضم شدہ علاقہ دیا گیا ہو، تو ضم شدہ علاقے کا وہ حصہ جو آبائی زمین کے رقبے سے مطابقت رکھتا ہو، آبائی زمین ہو گا۔

جہاں فوری طور پر مشترکہ آباؤ اجداد کا قبضہ ریونیو ریکارڈ میں نہیں دکھایا گیا ہے لیکن زیادہ دور دراز براہ راست آباؤ اجداد کا قبضہ دکھایا گیا ہے، اور زمین کی تاریخ وراثت کے علاوہ اس کے حصول کا کوئی اشارہ نہیں دیتی ہے، تو زمین آبائی ہوگی۔

عطار سنگھ بنام ٹھاکر سنگھ، (1908) ایل آر 35 آئی اے 206، حوالہ دیا گیا ہے۔

حولدار میہان سنگھ بنام پیارا سنگھ، (1946) 48 پی ایل آر 536 اور گردیو سنگھ بنام دیسا ؤندھی، اے آئی آر 1948 ای پی 22 کی منظوری دی گئی۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1958 کی دیوانی اپیل نمبر 492۔

پنجاب ہائی کورٹ، چنڈی گڑھ کے 12 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے 1951 کی باضابطہ دوسری اپیل نمبر 747 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندگان کی طرف سے اچھرو رام اور کے ایل مہتا۔

آئی ایم لال اور موہن لال اگروال، جواب دہندگان نمبر 1 سے 4 تک۔

6/مارچ 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور۔ یہ اپیل پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے جس میں دوسری اپیل میں ضلعی عدالت کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا گیا تھا اور اس طرح مدعی کے مقدمے کو اعلان کے لیے خارج کر دیا گیا تھا۔ تنازعہ میں سوال کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل نسب کا تعین کرنا ضروری ہے:

ملکھی

ہمت سنگھ

گلاب سنگھ (مردہ) | مہتاب سنگھ | فتو لیکر (مردہ)

منگل سنگھ (ٹیسٹیٹر) | لالو (مردہ) | شیرو (مردہ) | ناتھو سنگھ

ہرنام سنگھ | سہیل سنگھ (مدعی نمبر 1) | وریام سنگھ (مدعی نمبر 2)

کرنائیل سنگھ (مدعی نمبر 3) | عجائب سنگھ (مدعی نمبر 2) | امر سنگھ (مدعی نمبر 1) | شیو سنگھ (مدعا علیہ نمبر 3) | پورن سنگھ (مدعی نمبر 4)

11 اگست 1947 کو منگل سنگھ نے متنازعہ جائیداد کو امر سنگھ مدعا علیہ نمبر 1 کو وصیت کی۔ 25 اکتوبر 1947 کو منگل سنگھ کی موت کے بعد 10 اپریل 1948 کو ان کی جائداد کو امر سنگھ کے نام پر میوٹیشن نمبر 733 کے ذریعے منتقل کیا گیا۔ مدعی سوہیل سنگھ، وریام سنگھ اور شیو سنگھ نے یہ اعلان کرنے کے لئے مقدمہ دائر کیا کہ وصیت ان کے خلاف غیر موثر ہے اور قبضہ کرنے کے لئے۔ امر سنگھ کے نام پر زمین کے کچھ حصوں کو تبدیل کیا گیا۔ الزام یہ تھا کہ وصیت غیر ضروری اثر و رسوخ، جبر اور دھوکہ دہی کے تحت کی گئی تھی اور منگل سنگھ کے پاس وصیت کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا کیونکہ متنازعہ زمین مدعا علیہان کی آبائی تھی۔ ان الزامات کی تردید کی گئی اور مطلوبہ مسائل اٹھائے گئے۔ ٹرائل کورٹ نے یہ کہتے ہوئے مقدمہ خارج کر دیا تھا کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ وصیت پر عمل درآمد غیر ضروری اثر و رسوخ یا جبر یا دھوکہ دہی کے ذریعہ حاصل کیا گیا

تھا اور یہ کہ زمین آبائی ثابت نہیں ہوئی تھی۔ اس حکم نامے کے خلاف ضلع جج کے پاس اپیل دائر کی گئی جس میں کہا گیا کہ 66 کنال، 2 مرلہ زمین میں سے 28 کنال، 3 مرلہ آبائی ہے کیونکہ یہ مہتاب سنگھ کے والد ہمت سنگھ کے پاس ہے۔ ڈسٹرکٹ جج نے یہ بھی کہا کہ مہتاب سنگھ نے ہمت سنگھ کو پہلے ہی چھوڑ دیا تھا لیکن اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اپیل پر ہائی کورٹ نے ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کو واپس لے لیا اور ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو بحال کر دیا اور اپیل گزار خصوصی رخصت کے ذریعے اس عدالت میں اپیل میں آئے ہیں۔

اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا واحد سوال یہ ہے کہ کیا درخواست گزاروں کی جانب سے دائر کی گئی زمین میں سے 28 کنال 3 مرلہ زمین ان کی آبائی زمین ثابت ہوتی ہے۔ پیرا اے 2 میں بیان کردہ 20 کنال زمین میں سے 19 مرلے زمین منگل سنگھ نے قبل از وقت حاصل کی تھی اور دوسرا حصہ ان کی خود حاصل کردہ رہن کی زمین تھی۔ لہٰذا یہ تنازعہ کچھ خسرہ نمبروں تک محدود تھا جو اس کے پاس موجود زمین میں اس کے حصے کے بدلے انضمام کی کارروائی میں گواہ کے حصے میں آ گیا تھا۔ اسپیشل کانوگو کے ذریعہ تیار کردہ اقتباس پی ڈبلیو 6/1 سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے کچھ خسرہ نمبر 1849 میں ہمت سنگھ ولد ملکھی کے قبضے میں پائے گئے تھے اور کچھ خسرہ نمبر ہمت سنگھ اور دیگر کے قبضے میں پائے گئے تھے اور باقی اجنبیوں کے پاس پائے گئے تھے۔ ڈسٹرکٹ جج نے کہا کہ صرف وہی زمین جو ہمت سنگھ کے پاس 1849 میں تھی وہ مدعی کی آبائی ہو سکتی ہے اور اس لئے اس حصے کے بارے میں مقدمہ کا فیصلہ سنایا جو 28 کنال اور 3 ماریا تھا اور یہ زمین کا وہ علاقہ ہے جو اب تنازعہ میں ہے۔

اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے فاضل ضلع جج نے ایک تفصیلی فیصلے میں ہر خسرہ نمبر کی تاریخ کا سراغ لگایا ہے اور صرف ان خسروں کا حکم جاری کیا ہے جو ہمت سنگھ کے پاس تھے۔ ہائی کورٹ نے اس نتیجے کو قبول نہیں کیا لیکن، ہماری رائے میں، ہائی کورٹ نے اس نتیجے میں مداخلت کرنے میں غلطی کی تھی۔ پہلی باقاعدہ آبادکاری کے وقت زمین کا حکم ہمت سنگھ کے پاس تھا اور محصولات کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 1885 میں ہمت سنگھ کی تین شاخیں یعنی گلاب سنگھ جو زندہ تھے، مہتاب سنگھ کے بیٹوں اور فتو کے بیٹے لیکر کے پاس کھیوٹ نمبر 34، 35 اور 36 تھے جو رقبے کے لحاظ سے برابر تھے اور ہر برانچ 13 روپے کی لینڈ ریونیو ادا کر رہی تھی۔ کنونگو کی جانب سے تیار کردہ پی ڈبلیو 6/1 کے اقتباس سے مزید پتہ چلتا ہے کہ مہتاب سنگھ کے بیٹوں کی زمین، یعنی کھاتہ نمبر 34، ان کے پاس مشترکہ طور پر اور مساوی حصہ داری تھی۔ ان حقائق کی بنیاد پر طے شدہ زمین کے بارے میں دریافت کو آبائی قرار دیا گیا۔

مدعا علیہان کی طرف سے دلیل دی گئی کہ زمین آبائی نہیں ہے اور یہ آبائی نہیں ہو سکتی جب تک کہ یہ

ظاہر نہ کیا جائے کہ یہ مشترکہ آباؤاجداد یعنی مہتاب سنگھ کے پاس ہے اور چونکہ زمین کو ان کے پاس ہونے والی زمین کو آبائی نہیں کہا جاسکتا ہے۔اس کے لئے حمایت عطار سنگھ بمقابلہ ٹھاکر سنگھ معاملے میں پریوی کونسل کے فیصلے سے مانگی گئی تھی جہاں لارڈ کولنز نے اس طرح مشاہدہ کیا تھا:

مذکورہ بالا نام کے دھنا سنگھ کے وارث کی حیثیت سے ان کے والد کے ذریعے ہی مدعی نے دعویٰ کیا تھا، اور جب تک یہ زمین مردنسل کے مرد آباؤاجداد سے تعلق رکھنے والے دھنا سنگھ کے پاس نہیں آتی ،جس کے ذریعے مدعی بھی اسی طرح دعویٰ کرتے ہیں، انہیں ہندو قانون میں آبائی نہیں سمجھا جاتا ہے۔

لیکن یہ جواب دہندگان کے لئے وکیل پیش کرنے کی حمایت نہیں کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ موجودہ معاملے میں یہ زمین کسی دوردراز کے آباؤاجداد کے پاس تھی نہ کہ فوری طور پر مشترکہ آباؤاجداد کے پاس لیکن اس زمین کی تاریخ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ واضح طور پر اس زمین کی آبائی نوعیت کو ظاہر کرتی ہے جو موجودہ اپیل کے فریقین کی اولاد کے ہاتھ میں ہے۔لہٰذا یہ آبائی ہے۔ جواب دہندگان کی دلیل کو طے شدہ مقدمات سے حمایت نہیں ملتی ہے اور یہ ایک غلط نظریہ ہے کہ محض اس لئے کہ مشترکہ آباؤاجداد کا قبضہ خود محصولات کے ریکارڈ میں نہیں دکھایا گیا ہے بلکہ زیادہ دوردراز براہ راست آباؤاجداد کا یہ ہے کہ وہ غیر آبائی ہے حالانکہ زمین کی تاریخ وراثت کے علاوہ اولاد کے ذریعہ اس کے حصول کا کوئی اشارہ نہیں دیتی ہے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ دعویٰ کی گئی زمین کو مستحکم کیا گیا ہے اور آبائی اور غیر آبائی دونوں زمینوں کو ملا جلا نشان ملا ہے اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کون سا حصہ آبائی ہے اور کون سا غیر آبائی ہے۔ یہ ایک بار پھر سوال کے لئے صحیح نقطہ نظر نہیں ہے ۔ جہاں زمین کو مستحکم کیا گیا ہے اور آبائی زمین اور غیر آبائی زمین کے بدلے ایک مربوط علاقہ مالک کو دیا جاتا ہے تو ضم شدہ علاقے کا وہ حصہ جو زمین کے رقبے سے مطابقت رکھتا ہے جو آبائی تھا آبائی زمین ہوگی۔ یہ فیصلہ حویلدار میہان سنگھ بمقابلہ پیارا سنگھ کے معاملے میں ہوا تھا، جو عبدالرشید اور مہر چند مہاجن، جسٹس (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) کا فیصلہ ہے۔ مشرقی پنجاب ہائی کورٹ کے بعد کے فیصلے میں بھی یہی رائے اختیار کی گئی تھی۔ داسوندھی جہاں اس کا مشاہدہ کیا گیا تھا:

تاہم، جہاں اس طرح دی گئی یا چھینی گئی زمین کا آبائی حصہ کسی بھی طرح سے نہ ہونے کے برابر تھا اور پوری زمین کا ایک خاص تناسب رکھتا تھا، ایسی زمین کے دو طبقات یعنی آبائی اور غیر آبائی کے علاقوں کے مطابق حاصل کی گئی زمین کو تقسیم کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہوسکتی ہے۔

ڈسٹرکٹ جج نے ہمارے خیال میں درست کہا کہ 28 کنال اور 3 مرلے آبائی ہیں اورانہوں نے اس حصے کے لئے مقدمہ کادرست فیصلہ کیا ہے۔

لہذا اپیل کامیاب ہوتی ہے اور اس کی اجازت دی جاتی ہے، اور ڈسٹرکٹ جج کے فرمان کو اس عدالت اور ہائی کورٹ میں اخراجات کے ساتھ بحال کیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document